

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## دورِ جدید میں ایک نئی روحانی بیماری

محترم جناب مشتاق احمد ملک صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اُمید ہے آپ بفضل اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہوئے آئین۔ خاکسار کی طبیعت بھی قدرے بہتر ہے۔ دُعا کریں اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے کامل شفاء عطا فرمائے آمین۔ ملک صاحب! آپ نے مورخہ ۱۸ مارچ ۲۰۰۸ء کو میری طرف ایک پمفلٹ بنام ”آئین پاکستان اور مسلمان فرقہ احمدیہ“ بھیجا تھا اور ساتھ ہی درج ذیل درخواست بھی کی تھی:-

"I shall appreciate if you please give your response and highlight the contents of this pamphlet where you feel you disagree with the beliefs of Lahori Jamaat. Your response will be a source of light to so many Ahmadies who have failed to understand and recognize the status of Hazrat Masih Maud AS."

خاکسار نے آپ کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے آپ کے بھیجے ہوئے پمفلٹ ”آئین پاکستان اور مسلمان فرقہ احمدیہ“ کو بغور دودفعہ پڑھا۔ قرآن مجید پر غور و فکر کرنے کیساتھ ساتھ اس موضوع سے متعلقہ حضرت بائے سلسلہ احمدیہ کی کتب کا بھی مطالعہ کیا۔ بعد ازاں تقویٰ، دیانتداری اور غیر جانبداری کیساتھ میں نے ایک مفصل مضمون بعنوان ”حضرت بائے سلسلہ احمدیہ کا مقام و مرتبہ“ لکھنا شروع کیا۔ میرا مقصد چونکہ نیک تھا اور اب بھی نیک ہے۔ میں نے آپ کا بھیجا ہوا لاہوری گروپ کا پمفلٹ اپنی ویب سائٹ [www.alghulam.com](http://www.alghulam.com) پر لگا دیا اور اس کیساتھ ہی ایک صفحہ کا ایک اعلان بھی اس غرض سے لگا دیا تاکہ سب قسم کے احمدی (ربوبی اور لاہوری وغیرہ وغیرہ) اس پمفلٹ کو بغور پڑھ لیں۔ بعد ازاں حضرت بائے سلسلہ احمدیہ کے مقام و مرتبہ کے متعلق میرا مضمون بھی پڑھیں اور پھر تقابلی رنگ میں حضرت مرزا صاحب کے مقام و مرتبہ کا از خود جائزہ لیتے ہوئے اپنے طور پر حضور کے مقام و مرتبہ کا تعین کر لیں۔ اس مضمون کی اہمیت کے پیش نظر جتنا وقت اور جتنی توجہ میں نے اس کو لکھنے کیلئے دی شاید ہی کسی دوسرے مضمون کو دی ہوگی۔

ملک صاحب! میں نے مضمون لکھ کر آپ کی طرف بھیج دیا اور ساتھ ہی افادہ عام کیلئے اپنی ویب سائٹ پر بھی لگا دیا۔ ملک صاحب۔ آپ پر فرض تھا کہ جس طرح آپ نے مجھ سے ”آئین پاکستان اور مسلمان فرقہ احمدیہ“ پر تبصرہ کرنے کیلئے کہا تھا۔ اسی طرح احباب جماعت لاہور سے بھی کہتے تھے کہ وہ اس عاجز کے مضمون پر تبصرہ کریں۔ احباب جماعت لاہور بھی اخلاقی جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہی اسلوب اختیار کرتے جو اس عاجز نے کیا ہے یعنی بغیر کسی ہچکچاہٹ کے میں نے آپ کا مضمون پمفلٹ اپنی ویب سائٹ پر لگایا اور ساتھ ہی اس پمفلٹ پر تبصرہ کرنے کا وعدہ بھی کیا اور ازاں بعد یہ وعدہ ایفا بھی کیا۔ ملک صاحب! مجھے افسوس ہے کہ آپ حضرات نے ایسا نہ کیا۔ میرا مضمون پڑھنے کے بعد مورخہ ۹ جولائی ۲۰۰۸ء کو آپ نے مجھے ایک ای میل ارسال کی۔ اس ای میل میں آپ نے میرے مضمون کی حقانیت اور جامعیت کا اقرار کیا لیکن ساتھ ہی بعض نکات کی طرف میری توجہ بھی مبذول کروائی۔ لگتا ہے یہ ای میل آپ کے انفرادی تاثرات تھے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:-

"I have gone through this article and Masha Allah you have given a very detailed and comparative response and I hope other Ahmadies shall also realize this and understand the real status of Hazrat Masih Maud AS."

ملک صاحب! ایک سال قبل آپ نے میرے ساتھ بذریعہ ٹیلی فون حضرت مرزا صاحب کے نبی ہونے یا نہ ہونے کی بحث شروع کی تھی۔ میں نے اس موضوع پر ایک آدھ دفعہ آپ سے بات کر کے آپ سے درخواست کی تھی کہ ملک صاحب ایسی دقیق علمی باتوں کے فیصلے ٹیلی فون پر نہیں ہوا کرتے۔ آپ جب کبھی میرے ہاں تشریف لائیں گے تو پھر اس موضوع پر کھل کر بات کریں گے۔ یہ ایک بڑا وسیع اور پیچیدہ موضوع ہے۔ اب آپ نے ۱۸ مارچ ۲۰۰۸ء کو خود ہی مجھے اس موضوع پر لکھنے کی درخواست کی ہے۔ میں نے جو حقیقت دلائل کے ساتھ اس مضمون میں ثابت کی ہے بہر حال اس وقت تک میرے علم اور عقیدے کے مطابق یہی قطعی حقیقت ہے۔ ہاں کسی برگزیدہ انسان کو نبی ماننا یا نہ ماننا آپ کا اختیار ہے۔ آپ اس میں آزاد ہیں۔ خاکسار آپ اور احباب جماعت لاہور کو دعوت دیتا ہے کہ آپ میرے دلائل کو جھٹلا کر تقویٰ اور دیانتداری کے ساتھ حضرت مرزا صاحب کو اُمتی، ظلی اور غلام نبی کی بجائے صرف مُحدّث ثابت کر کے دکھادیں تو میں آپ لوگوں کو منہ مانگا انعام دوں گا۔ ملک صاحب! آپ میرے دلائل کو کبھی بھی جھٹلا نہیں سکتے کیونکہ یہ اتنی سادہ اور آسان بات نہیں جتنی آپ سمجھ بیٹھے ہیں۔ اب یہ آپ کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ آپ احباب جماعت لاہور کے علماء سے درخواست کریں کہ وہ آپ کی اس سلسلہ میں مدد

کریں۔ آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ افرادِ جماعت احمدیہ کی اکثریت اُردو زبان کو سمجھتی ہے۔ ہمارے آقا حضرت مرزا صاحب کا تقریباً سارا لٹریچر اُردو زبان میں ہے۔ آپ کا بھیجا ہوا پمفلٹ ”آئین پاکستان اور مسلمان فرقہ احمدیہ“ بھی اُردو زبان میں تھا اور میں نے اس کا جواب بھی اُردو زبان میں لکھا ہے۔ لہذا اب آپ پر بھی یہ فرض ہے کہ میرے مضمون کا جواب اُردو میں لکھیں یا لکھوائیں۔ اور لکھیں یا لکھوائیں بھی اس طرح جس طرح میں نے پہلے آپ کے پمفلٹ کو اپنی ویب سائٹ پر لگایا اور پھر اس پمفلٹ کے جواب کو آپ کی طرف بھی بھیجا ہے اور ویب سائٹ پر بھی لگایا ہے۔ اسی طرح احبابِ جماعت لاہور بھی اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے میرا مضمون اپنی ویب سائٹ [www.aaiil.org](http://www.aaiil.org) پر بھی لگائیں اور ساتھ ہی عام احمدیوں کیلئے چند سطور کا یہ اعلان بھی شائع کر دیں کہ چونکہ عبدالغفار جنبہ کے مضمون میں کچھ خامیاں ہیں لہذا ہم ان خامیوں کی دلائل کیساتھ اصلاح کر کے ایک جوابی مضمون بسلسلہ ”حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ کا مقام و مرتبہ“ نہ صرف اپنی ویب سائٹ پر لگائیں گے بلکہ یہ مضمون عبدالغفار جنبہ کی طرف بھی بھیجیں گے۔ اور یقیناً یہ عاجز بھی احبابِ جماعت لاہور کے اس جوابی تبصرے کا انتظار کرے گا۔ اب میں درج ذیل سطور میں آپ کی دونوں ای میلز کا جواب اختصار کے ساتھ لکھتا ہوں۔ آپ اپنی ۹۔ جولائی ۲۰۰۸ء کی ای میل میں فرماتے ہیں:-

"Intererestly what you have mentioned in your article about both the Jamaats going into Afraat and Tafreet, last year I met the sister (aapa Zubaida) of Dr. Karim Saeed Pasha, the Amir of Lahore Jamaat here in Austin and I said the same thing to her that I feel that Qadianies have gone into Afraat in their beliefs about Hazrat Masih Maud AS and Lahories have gone into Tafreet. She disagreed with what I said about Lahore Jamaat's beliefs."

ملک صاحب! یاد رکھیں کہ حقائق بڑے تلخ ہوتے ہیں اور لوگ انہیں اتنی جلدی اور اتنی آسانی کیساتھ تسلیم نہیں کیا کرتے۔ میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ دلائل کیساتھ لکھا ہے۔ اگر لاہوری گروپ سمجھتا ہے کہ وہ تفریط کا شکار نہیں ہوئے تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ میرے اس موقف کہ ”حضرت مرزا صاحب امتی، ظلی اور غلام نبی ہیں“ کو بذریعہ دلائل جھٹلا کر حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ کو صرف ”محدث“ ثابت کر کے دکھادیں؟ ملک صاحب! آگے آپ لکھتے ہیں:-

"Although you have covered all the areas but I feel you have missed 2 very important points. You may add this two points narrated by Hazrat Masih Maud AS if you so wish;"

ملک صاحب! آپ کے مذکورہ دو کی بجائے تین نکات کا ذکر کرنے سے پہلے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ جب کسی مدعی کے دعویٰ کو پرکھنا چاہیں تو ضرور پرکھیں لیکن تقویٰ، دیانتداری اور غیر جانبداری کیساتھ۔ اگر کوئی انسان تعصب اور جانبداری کیساتھ حضرت محمد ﷺ کے دعویٰ کو بھی پرکھے گا تو اُسے حضرت محمد ﷺ بھی نعوذ باللہ صادق نظر نہیں آئیں گے اور وہ شخص اپنی مخالف رائے کیلئے بہت سارے نکات نکال لے گا۔ اب میں آپ کے تینوں نکات کی طرف آتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"1. ibtada he say mera yah mazhab hai keh mairay dawa kay inkaar say koi shaks Kafir ya Dajjal nahi hoe jaata. Taryaquul-Quloob page 130."

ملک صاحب! آپ نے یہ جو الفاظ لکھے ہیں یہ پورا حوالہ نہیں بلکہ حضرت مرزا صاحب کے مفصل بیان میں سے کچھ مخصوص الفاظ ہیں۔ زیادہ بہتر ہوتا اگر آپ اپنے مذکورہ حوالے سے آگے تریاق القلوب کے چند صفحات اور بھی پڑھ لیتے کیونکہ تقویٰ کا یہی تقاضا تھا۔ خاکسار ذیل میں آپ کے حوالے کا سیاق و سباق درج کرتا ہے۔ حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

”ابتداء ہی سے میرا یہ مذہب ہے کہ میرے دعویٰ کے انکار سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا۔ ہاں ضال اور جادہ صواب سے منحرف ضرور ہوگا۔ اور میں اس کا نام بے ایمان نہیں رکھتا۔ ہاں میں ایسے سب لوگوں کو ضال اور جادہ صدق و صواب سے دور سمجھتا ہوں جو ان سچائیوں سے انکار کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ نے میرے پرکھولی ہیں۔ میں بلاشبہ ایسے ہر ایک آدمی کو ضلالت کی آلودگی سے مبتلا سمجھتا ہوں جو حق اور راستی سے منحرف ہے۔ لیکن میں کسی کلمہ کو کا نام کافر نہیں رکھتا جب تک وہ میری تکفیر اور تکذیب کر کے اپنے تئیں خود کافر نہ بنا لے۔“ (تریاق القلوب ۱۹۰۰ء حوالہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۳۲ تا ۴۳۳)

حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ نے اپنا یہ عقیدہ ۱۹۰۰ء میں ظاہر فرمایا تھا کہ میرے دعویٰ کے انکار سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا اور اپنے ان الفاظ کے چند سطروں کے بعد آپ نے فرمادیا تھا کہ ”جو شخص میری تکفیر کرتا ہے یا تکذیب کرتا ہے وہ اس تکفیر یا تکذیب کے باعث خود کافر ہو جاتا ہے“ جیسا کہ درج بالا آپ کے الفاظ سے یہ ثابت ہے۔ یہاں پر

بعض لوگ سوال اٹھاتے ہیں کہ جن لوگوں نے حضرت مرزا صاحبؒ کو نعوذ باللہ کا ذب نہیں کہا ہے لیکن ساتھ ہی آپکے دعویٰ پر ایمان بھی نہیں لائے ہیں تو وہ کافر کیسے ہو سکتے ہیں؟ یاد رہے کہ جو شخص حضرت مرزا صاحبؒ کے دعویٰ پر ایمان نہیں لایا تو اُسکے اس ایمان نہ لانے کی وجہ کیا تھی؟ میں جواباً عرض کرتا ہوں کہ اُس کے ایمان نہ لانے کی وجہ یہ تھی کہ وہ آپ کو نعوذ باللہ کا ذب یعنی مفتری علی اللہ سمجھتا تھا وگرنہ کوئی بھی متقی انسان ایک صادق کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضی مول نہیں لے سکتا۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایسے شخص نے آپ پر ایمان نہ لاکر ایک دوسرے رنگ میں آپ کی تکذیب کی ہے۔ اور تریاق القلوب میں بھی آپ نے یہی فرمایا ہے کہ میں اپنے دعویٰ کے انکار کرنے والے کو کافر نہیں کہتا لیکن اگر کوئی میری تکذیب کر کے خود ہی کافر بن جاتا ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟ آپکی طرح یہی سوال کسی معترض نے حضرت مرزا صاحبؒ سے بھی کیا تھا۔ اس سوال کا جو مفصل جواب آپ نے (حقیقۃ الوحی - صفحات ۱۶۷ تا ۱۶۹) میں دیا ہے وہاں سے آپ خود پڑھ لینا۔ آپ فرماتے ہیں:-

”یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر افتراء کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے جیسا کہ فرماتا ہے فمن اظلم ممن افترى على الله كذباً او كذب باياتہ ط یعنی بڑے کافر وہی ہیں ایک خدا پر افتراء کرنے والا۔ دوسرا خدا کی کلام کی تکذیب کرنے والا۔ پس جبکہ میں نے ایک مکذّب کے نزدیک خدا پر افتراء کیا ہے۔ اس صورت میں نہ صرف کافر بلکہ بڑا کافر ہوا۔ اور اگر میں مفتری نہیں تو بلاشبہ وگنہ گراں پر پڑے گا۔“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۹۰ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۷)

(ثانیاً) ملک صاحب! آپ لکھتے ہیں:-

2. Mera Inkaar taiz talwar ki dhaar per haath rakhna hay. (I forgot the reference). Sayings of Hazrat Masih Maud AS.

”میرا انکار تیز تلوار کی دھار پر ہاتھ رکھنا ہے۔“ حوالہ آپ نے نہیں دیا۔ بہر حال حضورؐ کے یہ الفاظ بہت واضح ہیں اور کوئی بھی سمجھدار شخص آپ کے مقام و مرتبہ کا انکار کر کے تیز تلوار کی دھار پر اپنا ہاتھ رکھنا پسند نہیں کرے گا۔ آگے آپ لکھتے ہیں:-

3. Regarding the Katbaa on the grave, I am sure Lahore Jamaat shall say that it was approved by Anjuman and later by Hazrat Khalifa Awwal. That means Hazrat Hakeem Noor-ud-Din was responsible for degrading the status of Hazrat Masih Maud AS.

جہاں تک قبر پر کتبے کا تعلق ہے تو مجھے یقین ہے کہ لاہور جماعت کہے گی کہ یہ کتبہ انجمن اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؒ کا تصدیق شدہ تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت حکیم نور الدین صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے مقام و مرتبہ کو گھٹانے کے ذمہ دار تھے؟

برادر ممشاق احمد ملک صاحب! آپ جانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق آپ سے پہلے دنیا میں ایک لاکھ چوبیس (۱۲۴۰۰۰) ہزار انبیاء تشریف لائے۔ جب یہ انبیاء اپنی قوموں میں مبعوث ہوئے تو اُنکی قومیں و دھصوں میں بٹ گئیں۔ قوم کی اکثریت نے ان کا انکار کیا اور بہت ہی کم اقلیت اُنکے دعویٰ نبوت پر ایمان لائی۔ برادر ممشاق صاحب! کیا آپ مجھے کسی سابق ایک نبی یا رسول کی مثال دے سکتے ہیں کہ اُسکے ماننے والوں نے اُسکی وفات کے بعد اُسکی قبر پر لگے کتبہ سے اُسکے مقام و مرتبہ کا تعین کیا ہو۔؟ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل کو چھوڑتے ہوئے ہم قرآن مجید میں مذکورہ انبیاء کی بات کرتے ہیں۔ کیا قرآن مجید میں مذکورہ انبیاء میں سے کسی ایک نبی یا رسول کی آپ مثال دے سکتے ہیں کہ اُس کی وفات کے بعد اُسکے ماننے والوں نے اُس کی قبر پر لگائے گئے کتبہ سے اُسکے مقام و مرتبہ کا تعین کیا ہو۔؟ گذشتہ انبیاء میں سے کسی ایک نبی یا رسول کی مثال دے سکتے ہیں میں مذکورہ دیگر انبیاء کو بھی چھوڑتے ہیں۔ صرف اپنے آقا و مولا آنحضرت ﷺ کی مثال لیتے ہیں۔ کیا امت مسلمہ نے آنحضرت کے مقام و مرتبہ کا تعین کرنے کیلئے آپ ﷺ کی نعوذ باللہ وفات کا انتظار کیا تھا کہ آپکی وفات کے بعد جب آپ کی قبر پر کتبہ لگے گا تو امت کو کتبہ سے آپکے مقام و مرتبہ کا پتہ چل جائے گی۔؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر اس سے زیادہ بھونڈی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے۔؟ آپکی اس منطق کے مطابق اگر کوئی غیر مسلم آنحضرت ﷺ کا مقام و مرتبہ جاننے کیلئے کہے کہ میں آنحضرت ﷺ کے مزار کا کتبہ دیکھنا چاہتا ہوں تو کیا موجودہ حالات میں وہ اس کتبہ کو دیکھ سکتا ہے۔؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر ملک صاحب! آپ کن بے معنی سوالوں کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔؟ دراصل کسی بھی نبی اور رسول کے مقام و مرتبہ کا تعین اُس کی وحی یا الہام کی روشنی میں کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید کیا ہے۔؟ یہ وہ وحی اور الہام ہے جو آنحضرت ﷺ کے حسین دل پر نازل ہوا تھا اور نہ صرف آنحضرت ﷺ اور دیگر سابق انبیاء و رسل کے مقام و مرتبہ کا تعین اس کلام میں موجود ہے بلکہ آئندہ ظاہر ہو نیوالے انبیاء و رسل کا مقام و مرتبہ بھی اس کلام الہی میں موجود ہے۔ لیکن یہ عرفان اُن لوگوں کیلئے ہے جو متقی اور پیرنا ہیں اور دیکھنے کیلئے روحانی آنکھیں رکھتے ہیں۔ اب جب سارے انبیاء و رسل کے مقام و مرتبہ کا تعین ان پر نازل ہو نیوالے کلام الہی کی روشنی میں کیا گیا تو پھر

حضرت مرزا صاحب کے مقام و مرتبہ کا تعین کرنے کیلئے احباب جماعت لاہور یا آپ یہ بیانہ کیوں بدل رہے ہیں؟ حضرت مرزا صاحب کے بعد دراصل مذہبی دنیا میں یہ جدید روحانی بیماری پیدا ہوئی ہے۔ برادر ملک صاحب! معذرت کے ساتھ وفات یافتہ بزرگوں کے کتبوں سے اُن کے مقام و مراتب کا تعین کرنا دراصل کسی حقیقت کو جھٹلانے کیلئے ایک ناکام کوشش ہے۔ جہاں تک حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ کا تعلق ہے تو آپ حضرت بائے سلسلہ احمدیہ کے بزرگ ترین صحابی اور اپنے تقویٰ و طہارت میں عدیم المثال تھے۔ حضرت مولانا نور الدینؒ کے آقا آپ کے متعلق فرماتے ہیں:-

”میں رات دن خدا تعالیٰ کے حضور چلا تا اور عرض کرتا تھا کہ اے میرے رب میرا کون ناصر و مددگار ہے۔ میں تنہا ہوں اور جب دُعا کا ہاتھ پڑے اٹھا اور فضائے آسمانی میری دُعاؤں سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دُعا کو شرفِ قبولیت بخشا اور رب العالمین کی رحمت نے جوش مارا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا۔۔۔۔۔ اس کا نام اسکی نورانی صفات کی طرح نور الدین ہے۔۔۔ جب وہ میرے پاس آکر مجھ سے ملا تو میں نے اُسے اپنے رب کی آیتوں میں سے ایک آیت پایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ میری اس دُعا کا نتیجہ ہے جو میں ہمیشہ کیا کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے۔“ (آئینہ کمالات اسلام ۱۸۹۳ء ترجمہ از عربی عبارات۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۸۱ تا ۵۸۳)

ملک صاحب! آپ نے یا کسی نے جو حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ پر حضرت بائے سلسلہ احمدیہ کے مقام و مرتبہ کو گھٹانے کا الزام لگایا ہے وہ سراسر بے بنیاد ہے۔ کوئی احمدی اس کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ مجھے اُمید ہے میرے متذکرہ بالا جواب کے بعد آپ کو اس الزام کے غلط ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں رہا ہوگا۔

## Suggestion.

Can you please add these few stanzas of the poem in Persian by Hazrat Masih Maud AS at the end of your article about his Mazhab in Siraj Muneer zameema page

maa Musalmaaneem az fazle khuda

Mustapfa Mara Imam-o-Muqtada

،  
،  
،  
،

Hasat oo kahirul Rusul Khairul Anaam

her Nabuwat ra baro shud ikhtatam

In all there are about 14 stanzas that give the detailed beliefs of Hazrat Masih Maud AS in his own words.

Suggestion کے عنوان سے آپ نے اس عاجز سے درخواست کی ہے کہ میں ”سراج منیر کے ضمیمہ“ میں مرقوم ”مثنوی“ میں سے چند اشعار اپنے مضمون کے آخر میں درج کروں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس میں حضرت صاحب نے اپنا مذہب بیان فرمایا ہے۔ ملک صاحب! اس طویل فارسی نظم کے جس شعر کی تشریح کرنے کیلئے آپ نے بار بار مجھ سے سوال کیا تھا میں نے اپنے مضمون میں اتفاق سے اس شعر کی ایک سے زیادہ دفعہ تشریح کی ہے۔ مثلاً۔۔۔ **ہست او خیر الرسل خیر الانام۔ ہر نبوت را بر و شد اختتام** اس طویل فارسی نظم کے چند اشعار میرے مضمون کے آخر پر لگوا کر اب آپ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔؟ اس امی میل کے آخر میں آپ فرماتے ہیں کہ ”اس نظم کے چودہ اشعار میں حضرت صاحب نے اپنے الفاظ میں اپنا مذہب بیان فرمایا ہے۔“ ملک صاحب! خاکسار نے حضرت بائے سلسلہ احمدیہ کے مقام و مرتبہ کے سلسلہ میں آپ کے جو حوالہ جات پیش کیے ہیں کیا یہ حوالہ جات حضرت مرزا صاحب کے الفاظ نہیں ہیں۔؟ اور کیا ان الفاظ میں آپ نے اپنا مذہب اور اپنا مقام و مرتبہ بیان نہیں فرمایا ہے۔؟ میرا آپ سے سوال ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا بذاتِ خود اُردو زبان میں اپنے الفاظ میں بیان فرمایا ہوا اپنا مقام و مرتبہ آپ کیلئے کیوں قابلِ قبول نہیں ہے۔؟

## مورخہ ۱۴۔ جولائی ۲۰۰۸ء کو آپ کی دوسری ای میل

مورخہ ۱۴۔ جولائی ۲۰۰۸ء کو آپ نے پھر ایک ای میل مجھے بھیجی تھی۔ لگتا ہے یہ ای میل آپ کی نہیں بلکہ اس ای میل میں آپ نے احباب جماعت لاہور کی وکالت کی ہے۔ حالانکہ آپ پر فرض یہ تھا کہ آپ غیر جانبداری کا مظاہرہ کرتے اور جلد بازی میں بغیر دلیل کے میرے مضمون کے متعلق جذباتی comments نہ کرتے۔ آپ فرماتے ہیں:-

I have read your article #39 which was written in response to my request. Your response is very thorough but I feel you were not right when you said that Lahore Jammāt does not regard Hazrat Masih Maud AS as zilli, baroozi, or Ummati Nabi or Rasool. Infact if you had read Mujjadid-e-Azam written by Dr Basharat Ahmed Sahib who has clearly explained the term Nabuwwat and Majjazi Nabuwwat you would have been more careful in giving your verdict.

ملک صاحب! اگر لاہور جماعت یہ یقین رکھتی ہے کہ حضرت بائے سلسلہ احمدیہ امتی، ظلی اور بروزی نبی ہیں تو پھر جھگڑا کس بات کا ہے۔؟ لیکن میں آپ کو بتاتا چلوں کہ وہ حضورؐ کو امتی، ظلی اور بروزی نبی ان معنوں میں مانتے ہیں کہ اس سے مراد صرف اور صرف ”محدثیت“ ہے۔ یاد رہے کہ امت مسلمہ میں محدث تو بہت ہوئے ہیں۔ مثلاً۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے نام کیساتھ تو ہمیشہ لفظ ”محدث“ لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح دیگر سارے مجددین بھی بلاشبہ محدث تھے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مرزا صاحبؒ اور بارہویں صدی ہجری کے مجدد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا مقام ایک برابر ہے۔ ہرگز نہیں۔ اسی ضمن میں حضرت مرزا صاحبؒ فرماتے ہیں:-

”غرض اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔“ (حقیقۃ الوحی ۱۹۰۷ء بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۶ تا ۴۰۷)

اب سوال یہ ہے کہ اگر ہر ”محدث“ امتی، ظلی اور بروزی نبی ہوتا ہے تو پھر امت میں بیشمار محدث ہو گزر رہے ہیں۔ لیکن حضرت مرزا صاحبؒ فرماتے ہیں کہ ”اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔“ اب آپ تقویٰ، انصاف اور دیانتداری سے بتائیں کہ حضرت مرزا صاحبؒ کا مقام و مرتبہ کیا صرف ایک محدث کا مقام ہے۔؟ ہرگز نہیں۔ آپ بلاشبہ صرف ”محدث“ نہیں تھے بلکہ امت محمدیہ میں اب تک اکیلے امتی، ظلی، بروزی اور غلام نبی ہیں۔ باقی خاکسار نے حضرت بائے سلسلہ احمدیہ کا مقام و مرتبہ دلائل کے ذریعہ آپ کے اپنے الفاظ میں ثابت کیا ہے۔ حضرت مرزا صاحبؒ کے اپنے الفاظ سے بڑھ کر آپ کے کسی مرید کے الفاظ معتبر نہیں ہو سکتے۔ اگر آپ کے نقطہ نظر سے ہو سکتے ہیں تو یہ آپ کا نقطہ نظر ہے میرا نہیں ہے۔ جس طرح میں نے حضرت مرزا صاحبؒ کے مقام و مرتبہ کو ثابت کیا ہے۔ اگر آپ نے اسی طرح دلائل کیساتھ میرے مضمون کو جھٹلایا تو میں اپنے پیش کردہ دلائل پر از سر نو غور کروں گا۔ میں نے جو کچھ لکھا ہے غیر جانبداری کیساتھ بڑے غور و فکر اور بڑی تحقیق کے بعد لکھا ہے۔ اس لیے اس سے آپ کو ناراض ہونے کی ضرورت نہیں۔ مزید آپ فرماتے ہیں:-

Regarding the stone on the grave of Hazrat Sahib it was mounted and approved by the Anjuman which included 6 members that remain with in Qadian after Split. The said stone was also approved by Hazrat Khalifat-ul-Masih Maulana Noor-ud-Din. Does it mean Mirza Mahmud deliberated degraded the the status of his father Hazrat Masih Maud AS.

کسی برگزیدہ ہستی کی قبر کے کتبہ سے متعلق میں کافی بیان کر آیا ہوں۔ لہذا مزید اس پر کچھ کہنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ آگے آپ فرماتے ہیں:-

The 2 references from Seeratul Mahdi and Zikr-e-Habib are irrelevant as these books were written during the Khilafat of Mirza Mahmud AS.

اگر ”سیرت المہدی“ اور ”ذکر حبیب“ کے حوالے غیر متعلقہ (Irrelevant) ہیں تو پھر کتاب ”مجدد اعظم“ کے حوالے متعلقہ (relevant) کس طرح ہو سکتے ہیں۔؟

مزید آپ لکھتے ہیں:-

Regarding the change of Status in 1901, I feel is also not correct. Will you change your claim in future if Allah instructs you??

خاکسار نے ۱۹۰۱ء کے بعد حضرت مرزا صاحب کے عقیدہ میں تبدیلی کے متعلق حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ کے اپنے الفاظ پیش کیے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-  
 ”اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے، وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقررین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اُس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اُس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی۔“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۹۰ء بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۴)

ملک صاحب! اگر آپ کو حضرت مرزا صاحب کے اپنے الفاظ سے تسلی نہیں مل سکتی تو میں اس سے زیادہ تسلی آپ کو کیا دے سکتا ہوں۔ صرف آپ کیلئے دعا کر سکتا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کی طرح بذریعہ الہام میرے عقیدہ میں تبدیلی فرمادی تو مجھے اپنا عقیدہ بدلنے میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔؟ اس وقت میرا یہی عقیدہ ہے اور کسی دلیل کے بغیر آپ حضرات کے کہنے سے میں حضرت مرزا صاحب کے مقام و مرتبہ کے متعلق اپنا عقیدہ نہیں بدل سکتا۔ معذرت خواہ ہوں۔ ملک صاحب! آپ کو چاہیے کہ آپ ایک مؤقف پر قائم ہوں۔ خالی یہ کہنا کہ میں پیدائشی احمدی ہوں کافی نہیں۔ اس وقت احمدیوں میں کافی گروپ بن چکے ہیں اور ان گروپوں میں سے ایک گروپ حق پر قائم ہے باقی سارے غلطی خوردہ ہیں۔ آپ جس گروپ میں شامل ہونا چاہتے ہیں تحقیق کے بعد اعلانیہ اس میں شامل ہو جائیں اور پھر ادھر ادھر بھاگنے کی بجائے اپنے اس مؤقف پر ڈٹ جائیں۔  
 آخر میں ایک بار پھر یہ عرض کروں گا کہ جس طرح میں نے آپ کے مُرسلہ پمفلٹ ”آئین پاکستان اور مسلمان فرقہ احمدیہ“ پر تبصرہ کیا ہے۔ اسی طرح آپ یا احباب جماعت لاہور میرے مضمون ”حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ کا مقام و مرتبہ“ پر اُردو زبان میں تبصرہ کریں اور اس تبصرہ کو اپنی کسی ویب سائٹ پر لگائیں اور ساتھ ہی میری طرف بھی اسے ای میل کر دیں تو میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے تبصرے پر بھی ضرور تبصرہ کروں گا۔ خاکسار اپنے مضمون پر اُردو زبان میں آپ کے تبصرے کا انتظار کرے گا۔ آپ سے درخواست ہے کہ اگر آپ کی میرے مضمون ”حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ کا مقام و مرتبہ“ سے تسلی نہیں ہوئی تو آپ تقویٰ سے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی طلب کریں۔ میری آپ کیلئے دعا ہے کہ وہ آپ کی راہنمائی فرمائے آمین۔ آپ اور آپ کی فیملی کیلئے نیک تمنائیں۔ شکر یہ

عبدالغفار جنبہ

۲۴۔ جولائی ۲۰۰۸ء